عمارات و مقامات

اردو	فارسی	اردو	فارسی	اردو	فارسی	اردو	فارسی
سرد مقام	ییلاق	گرم مقام	قشلاق	دخانی انجن	دابور	گھاٹ	مشرب
اچھی عمارت	بنائے شگرف	چبوترہ	صفہ	بنگلہ	خان	بنگلہ کی چھتری	کلاہ فرنگی
بتخانہ	صنم خانہ	لوہے کا کارخانہ	آہن گری	بندرگاہ	بندر	زینہ	پلہ
ڈیرہ	خرگاہ	حویلی	خانوار	سرائے	خان کی کوٹھری	کوٹھری	حجرہ
کمرہ	اطاق	ہال کمرہ	تالار	بیٹھک	بیرونی	چڑھائی	سربالا
اترائی	سراشیب	جھکاؤ	سرازیر	زنانہ مکان	حرم سرائے	ملاقات کا کمرہ	اطاق پذیرائی
کھانے کا کمرہ	اطاق سفرہ	سونے کا کمرہ	اطاق خواب	جھروکا	چشم انداز	ہوٹل	رباط
کوٹھی	محل	دھرم سالہ	کنشت	قلعہ	ارک حصار	ہسپتال	شفاخانہ
چھاپے خانہ	مطبع	ٹکسال	ضراب خانہ	گھنٹہ گھر	مینارہ ساعت	سائبان	نے بست
ڈاک بنگلہ	منزل نزول	اسٹیشن	محطہ	ہتھیار گھر	قورخانہ	تصویر گھر	فانوس خیال
توپ گھر	کروپ خانہ	پڑاؤ	یاراو	گرجا گھر	کلیسا	دھرم سالہ	کنشت
شوالہ	بتکدہ	چڑیا گھر	باغ وحش	تار گھر	تلغراف خانہ	سکول	اکول

ترجمہ

شاہ جہاں مغل بادشاہوں میں سب سے زیادہ شان و شوکت رکھتا تھا تیس برس کی
سلطنت میں اس نے وہ وہ شہر آباد کئے اور محل مسجد مقبرے بنوائے جن کا ثانی
ہند میں نہیں اپنی بیوی ممتاز محل کے مزار پر تاج محل کی شاندار عمارت بنوائی یہ آگرے میں
دریائے جمنا کے کنارے سے پیدا ہوتی ہے اور ایسی نئی نکور معلوم ہوتی ہے کہ گویا کل بن کر تیار
ہوئی ہے - اس کے تیار ہونے میں بیس برس اور تیس لاکھ روپیہ صرف ہوا تھا دہلی
کی جامع مسجد اور آگرہ کی موتی مسجد کے مقابلہ پر دنیا کا کوئی عبادتخانہ اسکا ہم پلہ نہیں شاہجہان
کا تخت بھی ایسا شاندار تھا کہ غالباً بہشت میں بھی مثال نہ ملے اسکو تخت طاؤس کہتے تھے
ایشیا میں اسکی دھوم تھی یہ ناچتے ہوئے مور کی صورت کا تھا مور کے پنکھ جو اٹھے ہوئے تھے

گئے تھے ان میں ہیرے، لعل، زمرد اور نیلم جڑے ہوئے تھے اور اسپر ساڑھے چھ کروڑ روپیہ کی لاگت آئی تھی

مشق شصت و ششم (۶۶)

متعلقات عمارات

اردو	فارسی	اردو	فارسی	اردو	فارسی	اردو	فارسی
گھنگا کنڈی	چفت ورزہ	چٹخنی	پراوند	لوہے کا کھڑا	چودن	چوکھٹ	چہار چوبہ
جھاڑ	چلچراغ	کٹھرا	دست انداز	چوبارہ	بالاخانہ	کھڑکی	دریچہ
جھروکا	چشم انداز	چھت	سقف	کڑی	تیر سقف	نیو	اساس
آنگن	صحن	کواڑ	تختہ در	چول	پاشنہ در	کنڈلی	زنجیر
کھم	عمود	ستون	پیلپایہ	دہلیز	آستان	چھجہ	باراں گیر
منڈیر	لب بام	پرنالہ	ناوداں	سیڑھی	پلہ	جالی	شبکہ
چلمن	چق	چک	شبکہ	کنجی	کلید	کنجی	مفتاح
گنبد	قبہ	کنگرہ	زروہ	پل	جسر	جھونپڑا	کریچہ
کھپریل	سفال پوش	گلی	کو	محلہ	محلہ	چوک	چارسوق
پاڑ	واربست	ٹیٹو	چہ	بڑا تنبو	خرگاہ	پھولداری	الاچق
قنات	قنات	چونا	آہک گچ	پتھر	سنگ	اینٹ	آجر خشت
گارا	گلابہ	کنکر روڑا	سنگریزہ	ڈھیلا	کلوخ		

ترجمہ ایک روز بہار کے موسم میں باپ نے گوتم سے کہا کہ آؤ باہر چلو دیکھو درختوں اور کھیتوں پر کیا بہار ہے پھل۔ پھول کیا جوبن دکھا رہے ہیں۔ ہری۔ بھری کھیتیاں لہرا رہی ہیں درختوں کی شاخیں میوے کے بوجھ سے جھکی جاتی ہے۔ گوتم اسے سب کو دیکھکر بہت خوش ہوا۔ پھر کیا دیکھتا ہے کہ ہالی ہل چلا رہا ہے۔ بیل بوڑھا ہے اسکی پیٹھ پر زخم ہے ہالی ہانکتا تیز کرتا ہے اور اس کو لکڑی سے مارے چلا رہا ہے۔ پھر دیکھا کہ باز نے کبوتر پر جھپٹا مارا اور اسے کھا گیا آگے بڑھ کر دیکھا کہ ایک کبوتر گیہوں پر بیٹھا چگ رہا تھا

ہے اور دانے سے چبا رہا ہے۔ آگے جا کے ایک بڈھے کو دیکھا جو نہ چل سکتا تھا اور نہ پھر سکتا تھا بلکہ درد سے کراہ رہا تھا۔ پھر ایک مردے کو دیکھا جس کا جسم اکڑ گیا تھا پھر ایک جنازے کو دیکھا جس کو چار آدمی لے جا رہے تھے۔ ان امور نے گوتم کو دنیا سے بیزار کر دیا اور گیان و دھیان میں مشغول ہوا اور آخر کار "نورِ ایشیا" کہلایا

مشق شصت و ہفتم (۶۷)

(الفاظ فروگذاشت متفرقات)

اردو	فارسی	اردو	فارسی	اردو	فارسی	اردو	فارسی
جاڑا	زمستان	گرمی	تابستان	برسات	برشکال	بہار	ربیع
پت جھڑ	خزاں	بگولا	گردبادِ شتر	کہیر	ژالہ باد	چھپرا	کرہ گاو
پاٹھا	بچہ بزغالہ	بہروٹا	آہو برہ	پلا	تولہ سگ	چبوترہ	چبوترہ
کٹہرا	کرہ کو دکیا	بچی	دختر	بٹیا	نان	کھٹا	ترش
کٹ پھوڑا	بیخوش	پیچک	تشنہ	سلوتا	سنگین بیخ	کھاری	شور
کسیلا	زمخت	شگوفہ	مفرح	چٹپٹا	تیز	مزیدار	لذیذ
سیلا	نمگن	پھاٹک	دروازہ بزرگ	کھڑکی	بیاض	دھوبن	[illegible]

ہدایت:۔ پہلے باب میں یہ قاعدہ بتایا گیا ہے کہ فارسی میں سب سے پہلے فاعل اور پھر مفعول اور متعلقات آتے ہیں اور آخر میں فعل ہوتا ہے۔ اس طریقہ سے اشعار ذیل کی

اردو نثر مطابق اعداد بنا کر فارسی بناؤ!

(۱) اگر یاد رہتے ہو چلتے کو ہم بیٹھتے ہیں — بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

(۲) نہ چھیڑ اے نکہت بادِ بہاری راہ لگ اپنی — تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

(۳) تصور عرش پر ہے وقف ہے سر پائے ساقی پر — غرض کچھ اور دھن میں اس گھڑی مے خوار بیٹھے ہیں

(۴) بسانِ نقش پائے رہرواں کوئے تمنا میں — نہیں اٹھنے کی طاقت کیا کریں لاچار بیٹھے ہیں

(۵) کہاں گردش فلک کی چین دیتی ہے سنا انشا — غنیمت ہے کہ ہم صورت یہاں دو چار بیٹھے ہیں

باب (۴) چہارم

اردو فارسی ضرب الامثال

منفصلہ ذیل ضرب الامثال بطریق حروف ہجی درج ہیں ان کا استعمال تحریر و تقریر میں نہایت موزوں ہے جو اردو اور فارسی میں بلاغت اور فصاحت کی روح رواں ہیں۔

(الف)

اردو ضرب الامثال	فارسی ضرب الامثال
آنکھوں کے اندھے نام نین سکھ	برعکس نہند نام زنگی کافور
اونچی دکان پھیکا پکوان	نا شستن کالاں ودہشتی ویراں
آدھی کو چھوڑ ساری کو دوڑے آدھی رہے نہ ساری پاوے	طمع را سہ حرف است ہر سہ تہی
اندھا بانٹے ریوڑیاں پھر پھر اپنے ہی کو دے	اول خویش بعدہ درویش
ایک مچھلی سارے جل کو گندا کرتی ہے	چو از قومے یکے بیدانشی کرد۔ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
آنکھ کے کلیجے ٹھنڈا	چشم یار بستن دل باشاد
ایک توت کی ڈلی کیا چھوٹی کیا موٹی	اگر پدر نتواند پسر تمام کند
آنچ سے سونا کالا نہیں	کار امروز بفردا مگذار
اپنی چھاچھ کو کوئی کھٹا نہیں بتاتا	کس نگوید کہ دوغ من ترش است
اب پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت	چو کار از دست رفت پشیمانی چہ سود
آگے ناتھ نہ پیچھے پات	خدا ز رودش بیک بینی و دو گوش
اندھے کے آگے روئیے اپنے دیدے کھوئیے	آئینہ داری در مجلس کوراں

اردو ضرب الامثال

اوکھلی میں سر دیا تو کوتکوں کا کیا ڈر

ایک پنتھ دو کاج

ایک جان ہزار خریدار

اندھیر نگری چوپٹ راج

آپ کام مہا کام

آپ دعا پ اپنا ہی منہ اپنا ہی ہاتھ

اپنی کرنی پروان کیا ہندو کیا مسلمان

ابھی دلی دور ہے

ایکدن کا مہمان دو دن کا مہمان تیسرے دن بلائے جان

ایک بولی سو کتے

ایک جان ہزار ارمان

احمق کی پگڑی محمود کے سر

آسمان کا تھوکا منہ پر

اختیار آتا پرائے جاتا

اپنے بچھڑے کے دانت خود ہی خریبا پہچانتے ہیں

آگ لگے کنواں کھودنا۔

ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی

آدمی سے آدمی ملتا ہے کنویں سے کنواں نہیں ملتا

ایک کوے دوسرے کا دھوئے

اندھوں میں کانا راجا

فارسی ضرب الامثال

هرچه بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار

یک انار و صد بیمار

بے تمیز ارجمند و عاقل خوار

کس نخارد پشت من جز ناخن انگشت من

دست خود دهان خود

از ماست که بر ماست

هنوز دلی دور است

مهمان عزیز است مگر تا سه روز

یک سر و هزار سودا

یک دم هزار امید

از ما کشیدن و از شما بخشیدن

از ماست که بر ماست

آمدن بارادت رفتن باجازت

نویسنده داند که در نامه چیست

تا تریاق از عراق آورده شود مار گزیده مرده شود

از یک دست صدا نمی آید

کوه بکوه نمی رسد آدم بآدم میرسد

یکے را گیرد دیگرے را دعوے

خرس در کوه بوعلی سینا۔

اردو ضرب الامثال

انت بھلا سو بھلا
آدمی چہرے مہرے سے پہچانا جاتا ہے
آگ بن دھواں کہاں؟
اپنا پوت پرایا ڈھینگرا
آتا کولا سو باولا
آگ کا جلا آگ ہی سے اچھا ہوتا ہے
اندھے کو کیا چاہیے دو آنکھیں
اپنے پاؤں آپ کلہاڑی مارنا
ایک دروازہ بند ہزار دروازے کھلے
اندھیری نگری چوپٹ راج
آٹے کی آپا
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا
آ بلا گلے پڑ نہیں پڑتی تو بھی پڑ
اپنا دام کھوٹا تو پرکھنے والے کو کیا دوش
ایک نور آدمی سو نور کپڑا
اول طعام بعد کلام
ایسی کرنی مت کرو جو کر کے پچھتائے
ایک [illegible] میری مادر بخطا

فارسی ضرب الامثال

عاقبت خیر به از حالت خیر
سیمائے مردم [illegible] حال باطن است
تا نباشد چیزکے مردم نہ گویند چیزہا
فرزند اگرچہ عیبناک است ؛ در چشم پدر ز عیب پاک است
کہ تعجیل کار شیاطین بود
شراب زدہ را شراب علاج است
کور چہ خواہد دو چشم
تیشہ بپائے خود زدن
صد در شود کشادہ چو بستہ شود درے
وزیرے چنیں شہریارے چناں
روستایان گیلان
از دام چو آزاد شدم در قفس افتم
آقا علی بیکار بود در خانہ خود رقص زد
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمہ آفتاب را چہ گناہ
الناس باللباس
اول طعام بعدہ کلام
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی
آزمودہ را آزمودن جہل است

(ب)

بہتے دریا میں ہاتھ دھونا
بھینس کے آگے بین بجانا

چو میدان فراخ است گوئے بزن
چہ داند بوزنہ لذت ادرک

اردو ضرب الامثال

بھاگتے کی لنگوٹی

بھاڑ میں جائے وہ سونا جس سے ٹوٹے کان

پانی نہ پیجئے خبر دار ہوئے پیچھے

بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹے

بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی

بیوقوف کو ایک ڈنڈا سمجھدار آدمی کو ایک بات

بھاڑ میں پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان

بری صحبت سے جدائی اچھی

بارہ برس پیچھے گھوڑی کے بھی دن پھرتے ہیں

بیٹھنا دریا کا آنا گیا لے تم صحبت کی دال

ز پیچھے پوچھے دل پہنچ دیتے ہیں

رات سو پاؤں اپنے میں نظر آتے ہیں

پانی کا مال پیا بیت جاوے ڈھونڈ پڑے یا چور

نیت ہو سیدھی

پھول نہیں تو پنکھڑی سہی

پیر نہ پوچھو کہ گرو کو رستا

فارسی ضرب الامثال

از خرس موئے بس است

از پسر نا خلف دختر بہتر

خوش وقت کسے کہ خر ندارد

شتر در خواب بیند پنبہ دانہ

این سبو گر نشکند امروز فردا بشکند

عاقل را اشارہ کافی است

وہ کہ اے کہ در و کند یا برش ہست

صحبت چو چنین است جدائی بہتر

آخر گندم پوست بد با غارت است

چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد

گر جوئندہ یابندہ باشد

آتش نشست پیش از شام

مال حرام بود بجائے حرام رفت

موش زندہ بہ از گربہ مردہ

پائے پیش آمد پیش دیوانہ

ت — ج

بیل دیکھو تیلی کی دھار دیکھو

تم بھی ہو یار ہم بھی ہیں

تا بہ بینم کہ از غیب چہ آید بیرون

حساب دوستاں در دل

اُردو ضرب الامثال

تدبیر کے پر چلتے ہیں تقدیر کے آگے
سمجھتا تھا چنا پایا ہے گھسنا
جیسی روح ویسے فرشتے
جیسی کرنی ویسی بھرنی
جس ہانڈی میں کھائے اسی میں چھید کرے
جتنی چادر دیکھو اتنے پاؤں پھیلاؤ
جیسا دیس ویسا بھیس
جب تک سانس تب تک آس
جھوٹ کے پیر نہیں
جن ڈھونڈا تن پایا
جب لگ سو تب لگ رویا
جو ہانڈی میں ہوگا ڈوئی میں نکل آئے گا
جورو جو مر جائیں گے مال جنوائی کا بیٹا
جو کنواں کھودے وہ آپ ہی خود ڈوبے گا
جائے لاکھ رہے ساکھ
جس کی لاٹھی اس کی بھینس
جان ہے تو جہان
جسکو پیا چاہے وہی سہاگن
جو چڑھے گا سو گرے گا
جتنے منہ اتنی باتیں
جگہ جگہ سبو دگر دگر

فارسی ضرب الامثال

تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ
ہمدلے در انغ خالی بودن شکم است
از گفت دو برانہ باور کرد
کردہ خویش آمد پیش
ہر جا کہ نمک خوری نمکداں شکنی
جامہ باندازہ تن باید دوخت
ہر ملکے و ہر رسمے
دنیا بامید قائم
دروغ گو را حافظہ نباشد
جوئندہ یابندہ
سی ہم بہ سر تھمینہ
ہر کہ زد خستہ ترا بود کہ در اوست
نہ خود خورد نہ کس دہد گندہ کند بسگ دہد
چاہ کن را چاہ در پیش
دولت جاوید یافت ہر کہ نکو نام زیست
دست تو در پا
من مردم جہاں مرد
ہر عیب کہ سلطاں بپسندد ہنر است
تخم عزیزی را خوار کرد
ہر زباں را گفتگوئے دیگر است
ہر سنگ جگر است دگر دگر

اُردو ضرب الامثال

جہاں پھول وہاں کانٹا
جھوٹے کا منہ کالا سچے کا بول بالا
جو فاں حد سے بڑھا سو گھٹا ہوا
جماعت کرامت
جس کی تیغ اسکی دیگ

فارسی ضرب الامثال

ہر گلے را خار باشد ہمنشیں
روئے دروغگو سیاہ
بہتر ز اعتدال دوائے نتواں یافت
دو دل یک شود بشکند کوہ را
ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند

(چ)

چور کا بھائی گٹھ کٹا
چپڑی اور دو دو
چھوڑو لی بلی ہو جا لنڈ ورا ہی بھلا
چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات
چور کو چور پہچانتا ہے
چوٹی بلی جلیبیوں کی رکھوالی
چراغ تلے اندھیرا
چور کی داڑھی میں تنکا
چمڑی جائے دمڑی نہ جائے

سگ زرد برادر شغال
ہم خرما و ہم ثواب
مرا بخیر تو امید نیست بدم رساں
ہر کمائے رازوائے
ولی را ولی می شناسد
کہ بیاید زگرگ چوپانی
خود را فضیحت و دیگراں را نصیحت
نہ شند جامۂ ناپاک گازراں بر سنگ
از ریگ روغن می کشد

(ح، خ)

حاتم کی گور پر لات مارنا
حلوائی کی دوکان دادا جی کی فاتحہ

چربی روئے حوض گیرد
آہوئے ناگرفتہ می بخشد

اردو ضرب الامثال	فارسی ضرب الامثال
خیالی پلاؤ پکانا	دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست
خدا کا دیا سر پر	مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ
خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے	انگور ز انگور ہمی گیرد رنگ
خدا جسکو دیتا ہے چھپر پھاڑ کر دیتا ہے	باہر کہ راست آید از جیب است آید
خدا گنجے کو ناخن نہ دے	ناخن ندارد کہ پشت بخارد
خوان بڑا خوان پوش بڑا اٹھا کر دیکھا تو آدھا بڑا	البتہ زیر کاسہ نیم کاسہ
خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے	ہر دو روزی را درساند

(د)

دور کی صاحب سلامت بھلی	ہیچ آفت نرسد گوشہ تنہائی را
دل کو دل سے راہ ہے	دل را بدل رہیست
دور کے ڈھول سہانے	آواز دہل از دور خوش است
دوست وہ جو برے وقت میں کام آئے	دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست
دام کرائیں کام	زر بر سر فولاد نہی نرم شود
دیکھیے اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے	تا بہ بینیم کہ از غیب چہ آید بیروں
دو ملاؤں میں مرغی حرام	دیگ شراکت بجوش نمی آید
دکھ بھریں بی فاختہ اور کوے انڈے کھائیں	کوہ را فرہاد کند لعل را پرویز یافت

(ڈ)

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا	غریقے دست اندازد بکاہے
دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی	آنچہ بہ خرج تخم

(ر)

اردو ضرب الامثال	فارسی ضرب الامثال
رحمان جوڑے پلی پلی شیطان لنڈھاوے کپا	تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ
روپے کی ڈھال ٹالدے وبال	واکن کیسہ بخور ہریسہ
روپے کے سید لاگو	زردار را دوست بسیار
رکھ پت رکھا پت	عزت ہر کس بدست خویش
روپیہ کا بول بالا جھوٹے کا منہ کالا	زر کار کند مرد لاف زند
روپے کو روپیہ کھینچتا ہے	زر زر کشد در جہاں گنج گنج

(ز، س)

زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو	زبان خلق نقارہ خدا
ساجھے کی ہنڈیا چوراہے میں	دیگ شراکت بجوش نیاید
سیکھ وا کو دیجیے جا کو سیکھ سہائے	کار بوزنہ نیست نجاری
سات پانچ کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ	دو دل یک شود بشکند کوہ را
سانچ کو آنچ نہیں	راستی موجب رضائے خدا ست
سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے	مار گزیدہ از ریسمان سپیدہ می ترسد
ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے	بچشم سرا ہمہ کس تر نماید
سارا وطن جاتا دیکھئے تو آدھا دیجیے بانٹ	از خانہ سوختہ ہر چہ بدر آید غنیمت است
سچی بات سعد اللہ کہے سب کے من سے اترا رہے	سخن راست تلخ می باشد

(ع، غ، ک)

عید پیچھے ٹر	مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد

اُردو ضرب الامثال

غرور کا سر نیچا

کھلانے کا نام نہیں رلانے کا نام

کچھ دال میں کالا ہے

کہاں راجہ بھوج کہاں گنگا تیلی

کہیں کھیت کی سنیں کہیں کھلیان کی

کھری مزدوری چوکھا کام

کل کس نے دیکھی

کاغذ کی ناؤ آج ڈوبی کل ڈوبی

کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

کوس چلی نہ بابا پیاسی

کبھی کوڑی کے بھی دن پھرتے ہیں

کسی کا ہاتھ چلے اور کسی کی زبان

کنول کہیں کھا ہر لیسہ

کتوں کے کوسے ڈھور نہیں مرتے

فارسی ضرب الامثال

تکبر عزازیل را خوار کرد

نیکی برباد گناہ لازم

سلام روستائی بے غرض نیست

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

سوال از آسمان جواب از ریسمان

کہ مزدور خوشدل کند کار بیش

فردا کہ دید

این سبو گر نشکند امروز فردا بشکند

کشتی اگر بگل نشود چون بباید شود خدا

اول سفرہ دو ترشی

ہر کسے پنج روزہ نوبت اوست

ہر کہ دست از جان بشوید ہر چہ در دل آید گوید

واکن کیسہ بگو ہر چہ

آن از سگان کم کہ زکس رزق گدا را

گ

گور میں پاؤں لٹکائے

گدھے پر بس نہ چلے گدھیا کے کان اینٹھے

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر

آفتاب لب بام است و چراغ سحری

زر دادن بخرزی رسد بچہال کی چھپید

وقت از دست رفتہ باز نیاید

چو کار از دست رفت پشیمانی چہ سود

ل

اردو ضرب الامثال	فارسی ضرب الامثال
لڑائی کا گھر ہانسی روگ کا گھر کھانسی	ظرافت آتش افروز جدائی است
لیلیٰ کو مجنوں کی آنکھ سے دیکھنا چاہیے۔	لیلیٰ را بچشم مجنوں باید دید

(م)

محرم کی پیدائش	رویش بہ بیں حالش مپرس
منہ کا میٹھا پیٹ کا کڑوا	خضر صورت شیطان سیرت
مفت کی شراب قاضی کو بھی حلال ہے۔	مفت راچہ گفت
میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی	زن راضی شوہر راضی گوز بریش قاضی
مرغی کو تکلے کا گھاؤ بہت ہوتا ہے	در خانۂ مور شبنمے طوفان است
مرے کو مارے شاہ مدار	نزلہ بر عضو ضعیف میریزد
مرے باپ کی بڑی بڑی آنکھیں	قدر نعمت بعد زوال
مار کے آگے بھوت بھاگتا ہے	گر نبودے چوب تر فرماں نبردے گاؤ خر
مفلسی میں آٹا گیلا	داغ بالائے داغ
مینڈکی کو بھی زکام ہوا	مارا ازیں گیاہ ضعیف ایں گماں نبود
بیچ کے گئے پر چھری	شاخے کہ بلند شد تبر خورد
موذے کا گھاؤ بی جائے پاساؤ	با درد کسے رسد کہ دردے دارد
موت سات تالوں میں بھی نہیں چھوڑتی	با ہیچ دلاور سپر تیز قضا نیست
منہ سے نکلی ہوئی پرائی بات	تیر از کمان جستہ باز نیاید
ماں پہ پوت پتا پہ گھوڑا بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا	اگر پدر نتواند پسر تمام کند
مار پیچھے تلوار	عذر گناہ بدتر از گناہ

اُردو ضربُ الامثال	فارسی ضربُ الامثال
مدّعی سست گواہ چست	کاسہ از آتش گرم تر

(ن)

نادان کی دوستی جی کا جنجال	دشمنِ دانا بہ از دوستِ ناداں
نہ کرنے کے سو بہانے	دل ناخواستہ عذر بسیار
ناچ نہ جانیں آنگن ٹیڑھا	خوئے بدرا بہانہ بسیار
ناداری سو عیبوں کا ایک عیب ہے	خالی دست روسیاہ
نیا نو دن پرانا سو دن	اول بہا شک بہا
نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی	حاجتِ مشاطہ نیست روئے دلآرام را
نائی نائی بال کتنے، ججمان جی سامنے آئے جاتے ہیں۔	آنچہ در دل است بر زباں می آید
نیکی کر اور کنویں میں ڈال	نکوئی کن و بچاہ انداز
نہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے	کاریکہ بہ نرمی برآید درشتی نشاید
نیکی اور پوچھ پوچھ	درکارِ خیر حاجتِ ہیچ استخارہ نیست
نو نقد نہ تیرہ ادھار	سیلی نقد بہ از حلوۂ نسیہ

(و)

وہ دن گئے جب خلیل خاں فاختہ اڑاتے تھے	آں قدح بشکست وآں ساقی نماند
وقت نکل جاتا ہے بات رہ جاتی ہے	حرف می ماند وقت نمی ماند
وہ دفتر گاؤ خورد ہوا	آں دفتر گاؤ خورد

اردو ضرب الامثال — فارسی ضرب الامثال

(۵)

اردو ضرب الامثال	فارسی ضرب الامثال
ہانڈی میں سے ایک چاول دیکھتے ہیں	مشتے نمونہ از خروارے
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے	عیاں را چہ بیاں
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے	چاہ کن را چاہ درپیش (۲) کہ کرد کہ نیافت
ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات	سالے کہ نکوست از بہارش پیدا
ہاتھ میں لیا کان تو کیا پیٹ کا سانس	ملک خدا تنگ نیست پائے مرا لنگ نیست

فارسی ضرب الامثال مع موقع استعمال

الف	موقع استعمال
(۱) آب آمد تیمم برخاست	حامد بیمار ہے حالت نازک ہے محلے کے حکیم فضلے میاں کو دکھایا جاتا ہے تو حکیم جی علاج شروع کرتے ہیں [illegible] آ گئے فضلے میاں بولے۔ صاحبو! اب میری ضرورت نہیں رہی۔ آب آمد تیمم برخاست۔
(۲) اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی	(۲) آغا صاحب ایک انگریزی درخواست لکھ دیجیے فرنگی لوگ ہی ہو سو آپ کے پاس آئے اور کسی پر تسلی نہیں۔ آغا صاحب سخت علیل ہیں اور دفتر بھی جانا ہے مگر محلے والوں کے تقاضے چلے جاتے ہیں۔ بستر اٹھا کر ہوا کہ چند روز تم لوگ دہی مرنے کی ایک ٹانگ رہ گئے ملتے ہیں

ضرب الامثال	موقع استعمال
	آخر تنگ آجاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی
(۳) آخر طریق دو چالاکی بہت وچستی	(۳) چست و چالاک آدمی دولت کماتا ہے۔
(۴) آزردہ دل آزردہ کند انجمنے را	(۴) آج جماعت کو ترقی ملی سب طلبا میں چہل پہل چھیڑ چھاڑ ہی سب ارمان نکلے ہیں کالیا [illegible] ہوئے ہیں کہ کیا [illegible] اداس صورت روتی شکل سا دیکھ کر ہر ایک خاموش ہو گیا سچ کی تصویر تھا کہ [illegible] کا مرقع پیش نظر ہوا خوشی کا دور ہو گئی سچ کہا ہے "افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را"
(۵) از حضرت عشق و از بزرگان عطا	(۵) اس کا مطلب عبادت ہے۔
(۶) اگر ساقی تو باشی سے تو خورد	(۶) حامد۔ کو تین حضرات [illegible] شام کو پھر [illegible] آتی ہیں [illegible] مبتلا جاتا ہے [illegible] تو ڈاکٹر کی صورت [illegible] ہے۔ محمود۔ [illegible] درست۔ [illegible] اگر [illegible] ڈاکٹر ہوتا تو [illegible] ضرور ڈاکٹری پیالہ [illegible] اور [illegible]۔ حامد۔ [illegible] مجبور ہوتی۔ اگر ساقی تو باشی سے تو خورد
(۷) اگر نصیب است ہم میرسد	(۷) تقدیر کا لکھا ہر جگہ اور ہر وقت پیش آتا ہے۔
(۸) اگر خانہ [illegible] تمام آفتاب است	(۸) لالہ [illegible] لڑکوں [illegible] پرماتما نے چار بیٹے دیئے جن میں سے بڑے تین ایم اے پاس کرکے [illegible] اور دوسرے بھی [illegible] چھوٹے لڑکے [illegible] ہوا چاہتے ہیں بھائی [illegible] کیا کہنا۔ ایں خانہ تمام آفتاب است
(۹) [illegible] آورد [illegible]	(۹) یہ کل [illegible] ہیں یا [illegible] ہیں۔
(۱۰) [illegible] باقی [illegible]	(۱۰) اس کا مطلب [illegible] ہے۔
(۱۱) آدم [illegible]	(۱۱) [illegible] کیا [illegible] ہیں۔ ابھی [illegible] آئی خانہ [illegible] ہیں۔ سنا ہے کہ کاغذ کا کارخانہ جاری کر [illegible] آپ [illegible] زمانہ گیا جب [illegible] کا لوٹی [illegible]

ضرب الامثال	موقع استعمال
	میں ساکھ باپ دادا کی پونجی ٹھکانے لگی۔ اب کیا کارخانہ چلائیں گے۔ آدمی را چشم حال تنگ
(۱۲) آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو	(۱۲) اس کا مطلب صاف ہے۔ بموقع حوصلہ افزائی
(۱۳) از گوشہ یابی کہ پیدم پیدا	(۱۳) چھوڑے دیس کا کیا نام
(۱۴) اندکے جمال از بسیاری مال	(۱۴) خوبصورتی بھی دولت ہے۔
(۱۵) آنچہ بر خود نپسندی بر دیگراں مپسند	(۱۵) مطلب صاف ہے جیسا اپنا دل ویسا پرایا دل
(۱۶) ایاز قدر خود بشناس	(۱۶) جعفر نے استاد سے مختلف علوم پڑھے جب وہ تعلیم پا چکا تو لگا استاد پر منہ آنے اور شیخی بگھارنے۔ جب استاد کو معلوم ہوا تو کچھ جواب نہ دیا مگر خاموشی سے کہا "ایاز قدر خود بشناس" یعنی وہ زمانہ یاد کر جب تم کسی قابل نہ تھے۔
(ب)	
(۱۷) برات عاشقاں بر شاخ آہو	(۱۷) حلوائی کی دکان دادا جی کی فاتحہ
(۱۸) بادردکشاں ہر کہ درافتاد برافتاد	(۱۸) مسجد میں ایک مست گوشہ میں پڑا رہتا تھا ایک نمازی نے گھر کا مار دھول رسید کیا۔ مارنے کو مار دیا مگر اس لت سے ہاتھ پیر دونوں بیکار ہو گیا ہے۔ واقعی سچ کہا ہے۔ بادردکشاں ہر کہ درافتاد برافتاد۔ مست کا ستانا اچھا نہیں درد تلچھٹ۔ دردکش عشق کے نشہ میں مست رہنے والا)
(۱۹) بندگی باید میرزادگی درکار نیست	(۱۹) نوکری میں اطاعت کی ضرورت ہے خاندانی ہونا کام نہیں دیتا
(۲۰) با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا	(۲۰) دوست و دشمن ہر ایک سے مہربانی کرنی چاہیے۔
(۲۱) بہر زمینے کہ رسیدیم آسماں پیدا ست	(۲۱) جہاں گیا بھوکا وہیں پڑا سوکھا۔
(ت)	
(۲۲) تا درمیاں خواستہ کردگار چیست	(۲۲) میاں لیاقت آپ کو تو کامیابی کی توقع امید ہو گی جی ہاں امتحان تو دیا ہے۔ مگر نتیجہ خدا کے سپرد ہے۔ تا درمیاں خواستہ کردگار چیست۔

ضرب الامثال	موقع استعمال
(۲۳) تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں	(۲۳) جناب عالی ہیئے اس مقدمہ کا فیصلہ بجاس صفحوں میں لکھا ہے ورا اسکو ملاحظہ کیجئے - جناب آپنے تو ایک کتاب بنا ڈالی آپ خود ہی پڑھ کے سنائیں تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں -
(۲۴) تا خدا ند ہد سلیماں کے دہد	(۲۴) صاحب بہادر میرے کام سے بہت خوش ہیں اور ساتھ ہی جانتے ہیں - کہ کنبہ دار ہوں - ترقی کا بھی وعدہ کیا تھا مگر ابتک تو کچھ نہیں جب حکم خدا ہوگا وہ بھی کردینگے تا خدا ند ہد سلیماں کے دہد -
(۲۵) تا صدف قانع نشد پر دُر نشد	(۲۵) خدا بخش پھرا گھر گھر پھرا ایک فرنگی کی نوکری کی تاکہ کہیں سے اکٹھا کچھ ملجائے آخر کار سالو سع کر گھر جو بیٹھا اور روٹی کی ٹال کر لی خدا نے نہیں ایسی برکت دی کہ اب کئی مکان خرید لئے - سچ کہا ہے تا صدف قانع نشد پر دُر نشد
(۲۶) توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر میکنند	(۲۶) بابو جی روز کہتے ہیں کہ ہر ایک کو وقت پر دفتر جانا چاہئے - آج ہیڈ کلرک سے معلوم ہوا کہ آپ خود کبھی بھی ٹھیک وقت پر نہیں پہنچتے ہیں حیران ہوں توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر میکنند
(ج)	
(۲۷) جائے استاد خالی ست	(۲۷) میاں یوسف کا قطعہ لکھا ہوا لوگوں نے دیکھا اور پسند کیا مگر ان کے والد نے جو اعلیٰ درجہ کو خوشنویس ہیں کئی جگہ سے نوک پلک ٹھیک کی ہوئی بتائی جسکو سب نے تسلیم کیا واقعی جائے استاد خالی ست
(چ)	
(۲۸) چارہ نیست دریں واقعہ الا تسلیم	(۲۸) سنا جاتا ہے کہ میاں سجاد اس سال امتحان بی اے میں نا کامیاب ہوگئے سخت افسوس ہوا مگر کیا کیا جائے چارہ نیست دریں واقعہ الا تسلیم -

ضرب الامثال	موقع استعمال
(۲۹) چو آں گوش روزہ دار بر اللہ اکبر است	(۲۹) آج کل عدالت کی سخت بیقدری ہے۔ ہر شہر میں کچھ نہ کچھ وکیل موجود ہیں۔ جہاں آواز دی اور موجود۔ بیچارے ہر وقت شکار کی تاک میں بیٹھے رہتے ہیں۔ ان کی مثال تو ایسی ہے جیسے چوں گوش روزہ دار بر اللہ اکبر است۔
(۳۰) چہ کم چشم آسماں کور است	(۳۰) مولوی صاحب عربی فارسی کے ماہر ہیں۔ اردو تو ان کی مادری زبان ہے۔ تحریر و تقریر دونوں میں صاحب کمال ہیں۔ تنگ آکر نقل نویسی کی درخواست دی۔ دوسری درخواست ایک آٹھویں کے لڑکے کی تھی۔ جماعت کی سند کا خیال کرکے صاحب نے لڑکے کو منظور کر لیا۔ مولوی صاحب نے آہ سرد کھینچی اور کہا چہ کم چشم آسماں کور است
(۳۱) چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی	(۳۱) امام صاحب کو دیکھئے روز مسجد میں چلاتے ہیں کہ جھوٹ نہ بولو۔ رشوت نہ لو۔ سود حرام ہے۔ مگر آپ روپیہ سود پر چلاتے ہیں اور مذہبی طور سے صحیح ثابت کرتے ہیں۔ دنیا میں سچ کہا ہے چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔
(۳۲) چو میداں فراخ است گوئے بزن	(۳۲) میاں محمود نے انٹرنس پاس کر کے صاحب ضلع کے دفتر میں عرضی دی تھی۔ مگر کچھ جواب نہ ملا۔ آپ کو نہیں معلوم ہے آدمی کو پست ہمت نہ ہونا چاہیے … میدان میں تعلیم و تجارت ہر جگہ کشش … میداں فراخ است گوئے بزن۔
(۳۳) چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند	(۳۳) موجودہ زمانے میں تہذیب و شائستگی دنیا سے اٹھ گئی۔ اور جن لوگوں میں کچھ باقی ہے وہ بھی معرض زوال میں ہے۔ چناں نماند چنیں نیز ہم نخواہد ماند۔

موقع استعمال	ضرب الامثال
	(ح)
(۳۴) ایسے بزرگ اور تجربہ کار ہو کر آپ مجھ سے صلاح لیتے ہیں۔ بھلا میرا عرض کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ حکمت بہ لقمان آموختن	(۳۴) حکمت بہ لقمان آموختن
	(خ)
(۳۵) ہم تو غریب عزت دار ہیں۔ ہمارے گھر میں بھلا فانوس کہاں، ایک دیا ٹمٹماتا ہے تو ہم تو بجلی کا مزہ سمجھتے ہیں۔ یہ قول ہم پر صادق ہے۔ خانۂ درویش را شمع بہ از مہتاب نیست۔	(۳۵) خانۂ درویش را شمع بہ از مہتاب نیست
(۳۶) اس سال ہم نے جمنا کے پل کا ٹھیکہ لیا تھا اور خیال تھا کہ پانچ ہزار تو ضرور وصول ہو جائیں گے۔ ناؤ کے ذریعہ برسات کے موسم پر سہارا تھا۔ مگر اتفاق سے اس دفعہ پانی میں طغیانی آئی۔ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔	(۳۶) خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم
(۳۷) میر صاحب تحصیلداری سے علیحدہ ہو گئے۔ عالم معطلی سے ان پر ہو گئی تھی وہ بحالی کا منتظر تھا اب لوگ مختلف افواہیں اڑاتے ہیں اور توجیہیں بھی نکالتے ہیں۔ بات وہی ہے۔ خواب یک خواب است باشد مختلف تعبیرہا۔	(۳۷) خواب یک خواب است باشد مختلف تعبیرہا۔
(۳۸) مطلب صاف ہے	(۳۸) خواہی کہ نشوی رسوا ہمرنگ جماعت شو
(۳۹) 〃	(۳۹) خوشا ہر کہ آگہی چو خبر آید
(۴۰) میاں بشیر حسین ماسٹر صاحب سے تم انگریزی پڑھتے ہو۔ ان کی لیاقت میں کلام ہے۔ شاید میرا خیال غلط ہو۔ تم کسی اعلیٰ قابلیت والے سے کیوں نہیں پڑھتے۔ کیا نہیں سنا خاک از تودہ کلاں بردار	(۴۰) خاک از تودہ کلاں بردار

ضرب الامثال	موقع استعمال
(۴۱) خدا داری چہ غم داری	(۴۱) مطلب صاف ہے
(۴۲) خربزہ بخور ترا بفالیز چہ کار	(۴۲) آم کھانے یا پیڑ گننے۔
(۴۳) خواجہ آنست کہ باشد غم خدمتگارش	(۴۳) معلوم ہوا ہے کہ مدرسہ کے عملے میں سے سوائے ہیڈ ماسٹر کے اور کسی مدرس کو ترقی نہ ملیگی۔ ہاں سنا جاتا ہے کہ انھوں نے اپنی ترقی کے خیال سے کسی دوسرے شخص کی سفارش نہیں کی بکار دانی پر سخت افسوس۔ خواجہ آنست کہ باشد غم خدمتگارش۔
(۴۴) خس کم جہاں پاک	(۴۴) انسپکٹر صاحب کا انتقال ہو گیا تو لوگوں سے انتظام میں خلل آ گیا ایسے ظالم کا تو مرنا ہی بھلا خس کم جہان پاک
(د)	
(۴۵) دیوانہ بکار خود ہشیار۔	(۴۵) اس کارندے کی عجیب حالت ہے گردن ڈھلی ہوئی ننگا گرا ہوا ہاتھ لٹکے ہوئے جیسے کوئی خبطی ہوتا ہے اجی جناب یہ بڑے استاد ہیں بہت سوں کو چٹ کر چکے ہیں۔ آپ انکی ظاہری دیجا پر نہ جائیں۔ دیوانہ بکار خود ہوشیار۔
(۴۶) دل بدست آور کہ حج اکبر است	(۴۶) قاضی صاحب نہایت پابند صوم وصلواۃ ہیں حج بھی کئے ہیں مگر عدالت میں بطور فخر کہتے ہیں کہ میں سزا دینے میں بڑا کافر ہوں۔ رحم کو مطلق دل میں جگہ نہیں دیتا۔ کوئی اس مسخرے سے یہ دریافت کرے کہ تیرے روزے نماز سے لوگوں کو کیا۔ ارے ہیہے کے اندھے کیا تو نے نہیں سنا کہ دل بدست آور کہ حج اکبر است
(۴۷) در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست	(۴۷) عدالت نے ہمکو اختیار دیا تھا کہ اگر تمہارا ملازم زر ضمانت ادا کرے تو تم اس کا اسباب قرق کرا سکتے ہو۔ مگر ہم نے راہ خدا پر بخشدیا کیونکہ یہ مقولہ ہمکو پسند ہے۔ در عفو لذتیست کہ در انتقام نیست

موقع استعمال	ضرب الامثال
(۴۸) کسان :- چودھری صاحب نے ساری عمر لگا رکھی ہے۔ ایسے میرے پاس ایک بنجر قطعہ زمین پڑا ہے کیا اس کو بھی فروخت کر دوں۔ چودھری صاحب نے جواب دیا۔ وہ جو کہا جس کی رقم تم نے لگا دی ہو۔ کوڑیوں کا مول ہو جائے روز میں برابر جب اس ... داشتہ آید بکار اگرچہ باشد سر مار۔ ایک دن کام آئے گا۔	(۴۸) داشتہ آید بکار اگرچہ باشد سر مار
(۴۹) حامد کی نسبت کے سینکڑوں جگہ سے پیغام آچکے ہیں لیکن ... کے پاس ... چاہتا ہے کہ جلد از جلد شادی ہو جائے کیوں نہ ہو۔ درّ یتیم را ہمہ کس مشتری بود	(۴۹) درّ یتیم را ہمہ کس مشتری بود
(۵۰) چند دن سے ایک مست مجذوب آگیا ہے۔ بال بکھرے، کپڑے پھٹے، گم سم۔ کسی سے بات نہ چیت نہ کھانے کی پروا۔ ... ایک نے روٹی لا دی تو دوسرے نے سالن، کسی نے لنگی دے دی کسی نے کرتہ۔ واقعی سچ کہا ہے۔ دیوانہ باش تا غم تو دیگراں خورند ...	(۵۰) دیوانہ باش تا غم تو دیگراں خورند
(۵۱) آجکل اخبارات کی ہزاروں جلدیں سوختہ ہو جاتی ہیں۔ ... معلوم ... اطلاع ... آخر اس کی کیا ضرورت ... اپنا کام کرو ... امورات سے کیا ... رموز مملکت خویش خسرواں دانند	(۵۱) رموز مملکت خویش خسرواں دانند
(۵۲) ہمارے محلے میں ... لڑکی رہتی ہے ... چرب زبان اور بے شرم ... روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم	(۵۲) روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم

ضرب الامثال

ز

(۵۳) زدیم بر صفِ رنداں و ہرچہ بادا باد

(۵۴) زیارتِ بزرگاں کفارۂ گناہ

(۵۵) زہے مراتب خوابے کہ بہ ز بیداریست

(۵۶) [illegible]

س

(۵۷) [illegible] یاد دہانیدن

(۵۸) [illegible] پیداست

(۵۹) سنگ [illegible] از براو دور

ش

(۶۰) شنیدہ کے بود مانند دیدہ

(۶۱) شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

موقع استعمال

(۵۳) جناب کیا آپ نے نادل صاحب جیسے بد مزاج کی ماتحتی میں کام کرنے کی درخواست دے دی ہے

جی ہاں۔ زدیم بر صفِ رنداں وہرچہ بادا باد

(۵۴) میرے بچو کس طرح آنا ہوا جناب کوئی خاص کام نہیں زیارتِ بزرگاں کفارۂ گناہ سلام کو حاضر ہو گئے تھے۔

(۵۵) پیر و مرشد نہایت برگزیدہ آدمی ہیں۔ لوگوں کے حالات عالمِ رؤیا میں معلوم کر لیتے ہیں۔ ان کا سونا بھی عبادتِ الٰہی میں داخل ہے۔ زہے مراتب خوابے کہ بہ ز بیداریست

(۵۶) برے ساتھی سے بچو۔

(۵۷) مدت ہوئی کہ مجھ سے ایک کشمیری دوست نے وعدہ کیا تھا کہ میں تم کو ایک شال روانہ کروں گا۔ کل جب میں بازار سے گذرا تو ایک شال فروش کی دکان پر نظر پڑی۔ نظر کا پڑنا تھا کہ [illegible] دوستاں یاد دہانیدن والا مضمون تھا فوراً خط لکھا کہ وعدہ پورا کرو۔

(۵۸) ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

(۵۹) آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل۔

(۶۰) ہم نے سنا ہے کہ کل دلی دروازے آگ لگی اور بیسیوں دکانیں جل گئیں۔ یہ مبالغہ ہے میں اس وقت موجود تھا شنیدہ کے بود مانند دیدہ

(۶۱) اس بڑھیا کی بیٹے کے غم میں عجب حالت ہے۔ زندگی موت سے بدتر ہے کسی پہلو قرار نہیں مگر کیا کرے۔

ضرب الامثال	موقع استعمال
	شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن
(۶۲) شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا	(۶۲) میں خوب جانتا ہوں کہ میرا غریب خانہ آپ جیسے ذی شان والا شان کے قابل نہیں لیکن آپ کا تشریف لانا میرے لئے قابل فخر ہے شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا
(۶۳) شعر فہمی عالم بالا معلوم شد	(۶۳) حضرت تمکین کو بڑا غرہ تھا کہ ہماری برابر کوئی شاعر نہ ہوگا کل مشاعرہ میں بروقت تقطیع کی فرمایش کی گئی بس پھر کیا تھا۔ شعر فہمی عالم بالا معلوم شد۔
(۶۴) شیر قالین دگر و شیر نیستاں دگر ست	(۶۴) ذرا دیکھنا اس پلٹن کے کیسے دیدار و جوان ہیں جب میدان میں اتریں دشمن کا کلیجہ دہل جائے۔ اجی جناب یہ لڑائی کے وقت کس مصرف کے ہیں کیا آپ نے نہیں سنا شیر قالین دگر و شیر نیستاں دگر ست
(۶۵) شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل است	(۶۵) محمود نہایت ایماندار اور خیر خواہ ملازم تھا جب تک ہمارے یہاں رہا کسی قسم کا شبہ نہ پیدا ہوا کچھ عرصہ تحصیلدار صاحب کے پاس ملازم رہا وہ بھی اسکی ایمانداری کے شاکی ہیں اب کچھ عرصہ سے سوداگر اسپر نہایت مہربان ہیں گھر کا مالک بنا رکھا ہے۔ واقعی شاخ گل ہر جا کہ روید ہم گل است۔
(۶۶) شاگرد رفتہ رفتہ باستاد می رسد	(۶۶) کل کی بات ہے کہ جاپان تجارت میں طفل مکتب کی مثال تھا مگر چند سالوں میں اور ملکوں کی دیکھا دیکھی ایسی ترقی کی ہے کہ ہر وقت تجارت کا بازار جاپان سے بھرا پڑا ہے کسی نے سچ کہا ہے شاگرد رفتہ رفتہ باستاد می رسد
(۶۷) شتر صلح بہ از مرد طالح	(۶۷) اگر یہ سچ ہے کہ آدمی اور جانور کا پہرا دیکھا کرتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جیسے میں نے یہ ملازم رکھا ہے

ضرب الامثال	موقع الاستعمال
	نہایت منحوس ثابت ہوا ہے بلکہ گھوڑے کا پیرا مبارک ہوا تھا۔ واقعی سچ کہا ہے شتر صالح بہ از مردم طالح
(۶۸) شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے در کار نیست	(۶۸) آخر کار رام چپراسی نے ایک ایک حرف لڑکوں سے پڑھا جب شوق پیدا ہو گیا تو آٹھویں کا امتحان دیکر معلم بن گیا۔ سچ کہا ہے۔ شوق در دل کہ باشد رہبرے در کار نیست۔
(۶۹) شیشۂ شکستہ را پیوند کردن مشکل است	(۶۹) سیشن جج نہایت منصف اور عقیل ہے۔ جب کسی مجرم کو سزائے موت دینی ہوتی ہو تو پہلے تو مقدمہ سنتا اور سمجھتا ہے اور غور کرتا ہے کیونکہ بخوبی جانتا ہے کہ شیشۂ شکستہ را پیوند کردن مشکل است۔
(ص)	
(۷۰) صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد	(۷۰) موہن نے تعلیم کے شوق میں کتنی عسرت کی سختیاں جھیلیں۔ سڑک کی روشنی اور مندروں کے دیوؤں کے سامنے بیٹھ کر پڑھا۔ آخر کار بی اے کیا اور ڈیڑھ سو روپیہ کی جگہ مل گئی۔ واقعی صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد
(۷۱) صدر ہر جا کہ نشیند صدر است	(۷۱) ڈپٹی صاحب نے دورے میں ایک پڑاؤ پر قیام کیا اور عدالت کرنے لگے ایک مجرم نے کہا کہ میں عدالت کا فیصلہ سننے آیا ہوں تو کہ جنگل کا ایک نے برابر سے کہا ارے جاہل صدر ہر جا کہ نشیند صدر است۔ عدالت یہی ہے۔
(۷۲) صلاح ما ہمہ آنست کہ آں صلاح شما است	(۷۲) میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ہمراہ کشمیر تشریف لے چلیں۔ جناب میرا قصد کلکتہ جانے کا ہے۔ آئندہ جو کچھ آپ کی مرضی ہو۔ صلاح ما ہمہ آنست کاں صلاح شما ست